مادہ پرستی

اُستاد نے اس دور میں کیا علم پڑھایا
مادہ کے تخیل کا خریدار بنایا

نے رُوح جو پابندِ نباتات و جمادات
مت بحث میں لا اس کو کہ نے ٹھوس نہ مائع

وہ دشتِ تصور کا مسافر تھا فقیہو
جس رِند کو کل رات ہے سُولی پہ چڑھایا

مجنوں کبھی کہہ دیتے ہو، کہہ دیتے ہو فرہاد
جو نام بھی دو، عشق کا ہی جام پلایا

تم چاند کو بے نور کہو، ہم کہیں روشن
درویشی بصیرت ہے نِرا نور کا سایہ

جو صاحبِ زر ہے تو رفو سوز ہے منطق
لاچار کو منصف نے بھی سُولی پہ چڑھایا

ہے برق سے آہستہ جو جذبات کی رفتار
توصیفِ محبت کو ہے فرہنگ سے مٹایا

کب قلب سلیمی کا سزاوار بنے گا
جب خِرد کو اصناف کا اُستاد بنایا

رُوپوش نہ ہو زن کی حلیمی و کلیمی

بازارِ حُسن کیسی نزاکت سے سجایا

حرکت کا بھی قانون ہے، قوت کا بھی قانون
اِنصاف کی مفلس کو تگ و دو میں لگایا

جو ضیغمِ دشتی ہے وہ پابندِ سلاسل
شاہیں کا تفاخر تھا جو کوؤں نے بُھلایا

دِل خون کیا سعد نے، اوراق پے لکھا
لوگوں نے مرکب کا غزل نام بتایا